Regd No. L. 5254　　190

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ ؍

یوم پنجشنبہ

۲۳ شعبان ۱۳۷۰ھ

جلد ۵؍۳۹　۳۱ ہجرت ۱۳۳۰ ہش ۳۱ مئی ۱۹۵۱ء　نمبر ۱۲۶

مختصر و اہم

کراچی ۳۰ مئی۔ حکومت پاکستان نے اناج کو چوری چھپے باہر بھیجنے کے انسداد سے متعلقہ ۱۹۵۰ء کے مشرقی بنگال کے قانون کو ذرا ترمیم کے ساتھ مغربی پاکستان کے تمام صوبوں اور کراچی میں نافذ کر دیا ہے۔

ٹوکیو ۳۰ مئی۔ کوریا میں وسطی محاذ پر مغربی علاقے میں ۳۸ درجہ عرض بلد کے ۵ میل شمال میں آج کمیونسٹوں نے اتحادی فوجوں کی خونریز مزاحمت کی۔

کراچی ۳۰ مئی۔ ۱۶ جولائی کو وزیراعظم پاکستان ریڈیو پاکستان کے نئے اور مکمل براڈ کاسٹنگ ہاؤس کا افتتاح کریں گے جو جدید ترین نشریاتی مشینری سے

سلامتی کونسل نے ہندوستان کو کشمیر میں نام نہاد آئین ساز اسمبلی کے قیام کو روک دینے کا حکم دے دیا

مسئلہ کشمیر پاکستان اور اہل پاکستان کے لئے آج بھی روز اول کی سی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے ساتھ پاکستان کی بقا وابستہ ہے (ظفر اللہ خان)

لاہور ۳۰ مئی۔ آج شام تعلیم الاسلام کالج ہال میں "مسئلہ کشمیر کی آخری صورت حال" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چودھری ظفر اللہ خان نے کہا کشمیر کا مسئلہ حکومت پاکستان اور اہل پاکستان کے لئے آج بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے جتنا کہ روز اول کو اہم تھا۔ کیونکہ پاکستان کی بقا اور استحکام براہ راست اس سے وابستہ ہے گو بہت عرصہ گزر چکا ہے لیکن پاکستان میں ایک فرد بھی ایسا نہیں ہے جو اسے زندہ مسئلہ نہ سمجھتا ہو اگر کوئی فرد اس غلط فہمی میں مبتلا ہے بھی تو وہ یقیناً اپنے نفس کو دھوکا دے رہا ہے۔

شروع سے لے کر آخر تک مسئلہ کشمیر کے تمام تدریجی مراحل کا ذکر کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر خارجہ نے کہا پاکستان حسب سابق اقوام متحدہ کے نئے نمائندہ ڈاکٹر فرینک گراہم سے بھی ہر ممکن تعاون کرے گا۔ تاکہ متنازعہ علاقہ سے فوجوں کو ہٹا لینے کے کام سے متعلقہ امور بآسانی سلجھ سکیں۔ اور اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش اس آخری مرحلے (آزادانہ وغیر جانبدارانہ رائے شماری) پر پہنچ سکے۔ جو اس مسئلہ کا واحد اور منصفانہ حل ہے۔

اس کے بعد اس بھرے اجلاس میں جس میں لاہور کے ہر شعبے کے مقتدر اصحاب موجود تھے۔ وزیر خارجہ نے شروع سے آخر تک مسئلہ کشمیر کی آئینی حیثیت بتائی کہ کتنی لمبی جدوجہد کے بعد بین الاقوامی دنیا اس سے آگاہ ہوئی ہے کہ اس مسئلہ کا واحد حل صرف اور صرف منصفانہ اور آزادانہ رائے شماری ہی ہے اور کس طرح اقوام متحدہ کے کمشن مسٹر میکناٹن اور سر اوون ڈکسن کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقوام متحدہ کی طرف سے اس مسئلے کو مصالحانہ طریق سے سلجھانے میں مدد دینے کے لئے آتے رہے۔ ہندوستان بات بات پر وعدہ کر کے پھر جاتا رہا۔ اور کس طرح اس نے محض بے بنیاد دلیلوں کی آڑ لے کر آج تک استصواب رائے عامہ میں روڑے اٹکائے۔

وزیر خارجہ نے اس بات پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا کہ اگر ہندوستان نے ڈاکٹر فرینک گراہم سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا۔ اور وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گئے۔ تو پھر کیا ہو گا۔ البتہ اس بات پر زور دیا کہ پاکستان ہمیشہ اس مسئلہ کو صلح جویانہ طریق سے حل کرنے کو اہمیت دے گا۔

کشمیر میں پاکستانی فوجیں بھیجنے کی پرتشش پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ کس قدر مضحکہ خیز اعتراض ہے کہ پاکستان نے ہمارے بڑے حملہ کو روکنے کے لئے جب اپنی فوجیں کشمیر میں بھیجیں تو ہمیں اطلاع کیوں نہیں دی آپ نے بتایا کہ ہم نے جنوری فروری مارچ تک اس بات سے انکار کیا کہ ہماری کوئی فوج کشمیر میں موجود ہے اور اس امر کو خود پنڈت نہرو نے بھی تسلیم کیا ہے لیکن جونہی ہندوستان کی طرف سے اپریل کے بڑے حملے کے باعث حالات نازک صورت اختیار کر گئے۔ اور پاکستان کو اپنی سرحدوں کے تحفظ کے لئے فوجیں بھیجنا پڑیں۔ تو ہم نے مئی میں نہ صرف اس بات کو تسلیم کر لیا بلکہ اس کا اظہار کمشن سے بھی کر دیا۔

آپ نے کہا کہا نہیں جاسکتا کہ اب بھی فوجوں کے انخلاء کے سلسلے میں ہندوستان کیا انوکھی تجویز و تاویل پیش کرے گا۔ اور نہ ہمیں علم ہے: کہ اس نے کمیشن اور سر اوون ڈکسن کو اس سلسلے میں کیا تجویز پیش کی تھی کیونکہ اس نے اس پر شرط لگا دی تھی۔ کہ اسے ظاہر نہ کیا جائے۔ آخر میں آپ نے کہا مختصراً اس وقت مسئلہ کشمیر یہ ہے کہ ہندوستان کو کسی نہ کسی طرح اپنے الفاظ کو عملی جامہ پہنانے پر آمادہ کیا جائے۔ بعض سوالات کے کافی و شافی جواب دینے کے بعد جو بیشتر مفروضہ قیاسات کے متعلق تھے۔ آپ نے تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا۔ میں اور پاکستان کی حکومت مسئلہ کشمیر سے متعلق اہل پاکستان کے جذبات سے کلیتہً باخبر ہیں۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سوتے جاگتے یہ مسئلہ ہماری توجہ کا مرکز رہا ہے۔ اور رہے گا۔ اور ہم اسے منصفانہ اور آبرومندانہ سلجھانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم محمد احمد حیدر آبادی نے کی۔ جس کے بعد تعارفی تقریر میں صدر جلسہ آنریبل سردار عبدالحمید دستی وزیر تعلیم نے کہا

عزت مآب چوہدری صاحب کے نام نامی اور ذات گرامی کا تعارف کرانا محض ایک تکلف ہے۔ یہ گویا ایک ایسی ہستی کا اعتراف کرانا ہے جس نے دنیا کو پاکستان سے متعارف کرایا۔ اور بتلا دیا کہ پاکستان میں ایسی ایسی ذی قدر ذی فراست ہستیاں موجود ہیں جو اپنے ملک کے حقوق کو دنیا بھر سے منوا لینے کا بہترین ملکہ رکھتی ہیں۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا حتی کہ گیلری میں بھی کوئی جگہ باقی نہ تھی۔ سٹیج کے نزدیک جو اکابر بیٹھے تھے ان میں شیخ فضل الٰہی پراچہ وزیر بحالیات

سلامتی کونسل کا فیصلہ

لیک سکسیس ۳۰ مئی۔ سلامتی کونسل نے آج اپنے صدر کو اختیار دے دیا ہے کہ کشمیر میں نام نہاد مجلس آئین ساز کے طلب کرنے سے کونسل کو جو خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ ان سے دونوں ملکوں کو آگاہ کر دے۔ چنانچہ صاحب صدر کی طرف سے دونوں ملکوں کو تار روانہ کئے جا رہے ہیں۔ کہ وہ مجوزہ اسمبلی کے قیام کو روک لیں۔ کونسل کے ۹ ممبروں نے اسمبلی کے قیام کی مذمت کرتے ہوئے اسے کونسل کی قرارداد کی خلاف ورزی اور فریقین کے اس وعدے کے ایفا سے پہلو تہی قرار دیا۔ جس میں دونوں نے کہا تھا کہ وہ کوئی ایسی کارروائی نہ کریں گے جو ریاست کے مستقبل پر اثر انداز ہو۔ اس تار کا مضمون یہ ہے "پاکستان نے سلامتی کونسل کی توجہ شیخ عبداللہ کے اس بیان کی طرف مبذول کرائی ہے کہ اس کی طلب کردہ مجلس آئین ساز ریاست کی آئندہ حیثیت اور اس کی ہندوستان میں شمولیت کا فیصلہ کرے گی۔ اور اگر یہ صحیح ہے تو یہ کونسل کی قرارداد اور ان وعدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ جو فریقین اقوام متحدہ سے کر چکے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ دراصل آزادانہ و غیر جانبدارانہ رائے شماری ہی سے کیا جائے گا۔

اس تجویز کے محرک برطانی مندوب سر گلیڈون جیب نے کہا نام نہاد اسمبلی کی ہر کارروائی کو ناجائز سمجھا جائے۔

امریکی مندوب مسٹر ارنسٹ نے کہا۔ اگر ہندوستان نے اس کے قیام کی اجازت دی تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ وہ ان وعدوں کو پورا نہیں کرے گا۔ جو وہ اقوام متحدہ سے کشمیر کی آئندہ حیثیت کے متعلق کر چکا ہے اور شیخ عبداللہ اور یوراج کے اعلان سے کشمیر کا دیرپا اور قطعی فیصلہ ناممکن ہو جائیگا۔

فرانسیسی نمائندے نے اپنی حکومت کی طرف سے اس اقدام کو کونسل کے احکام کی خلاف ورزی قرار دیا ہالینڈ چین۔ برازیل اور ایکویڈور نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگوں کو اپنی آزادی کے لئے حق انتخاب نہیں دینا چاہتا

آخر میں پاکستان کے نمائندہ اے ایس بخاری نے کہا اقوام متحدہ کو خود اپنے وقار کی خاطر لوگوں کے دلوں سے اس احساس کو دور کرنا چاہیئے کہ ہندوستان ایسے مسئلے میں جو امن عالم کے لئے سخت خطرہ بنا ہوا ہے۔ تمام بین الاقوامی اخلاقی اصولوں کو پس پشت ڈال کر اپنے وعدوں کو ٹھکرا رہا ہے۔

٭ پنجاب جنرل منیجر ریلوے مسٹر ناصر علی خان قزلباش چیف کمرشل منیجر ریلوے۔ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی۔ مسٹر فدا حسن کمشنر اور نواب زادہ رشید علی خان کی شخصیتیں نمایاں تھیں (نامہ نگار خصوصی)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"ہر وہ احمدی جس کے شہر میں کالج نہیں وہ اگر اپنے لڑکے کو کسی اور شہر میں تعلیم کے لئے بھیجتا ہے تو کمزوریِ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ہر وہ احمدی جو توفیق رکھتا ہے کہ اپنے لڑکے کو تعلیم کے لئے قادیان (حال لاہور) بھیج سکے خواہ اس کے گھر میں کالج ہو۔ اگر وہ نہیں بھیجتا اور اپنے شہر میں تعلیم دلواتا ہے تو وہ بھی کمزوریِ ایمان کا مظاہرہ کرتا ہے" (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۴ء)

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

جامعہ نصرت ربوہ کا اجراء

ربوہ میں زنانہ کالج جس کا نام "جامعہ نصرت" ہوگا۔ انشاء اللہ پانچ جون سے باقاعدہ طور پر شروع ہو جائے گا۔ میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ کالج کے پراسپکٹس اور داخلہ کے فارم پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں داخل کریں تاکہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کر سکیں۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام بھی ہوگا۔ کالج میں داخلہ ۳۰ مئی سے شروع ہو جائے گا جو طالبات ہوسٹل میں رہنا چاہیں ان کو یکم سے چار جون تک ربوہ پہنچ جانا چاہیے۔

مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

جامعۃ المبشرین میں ایک اور لیکچر

مورخہ ۳۱ مئی بروز جمعرات چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج لاہور جامعۃ المبشرین کے تحقیقاتی لیکچرز کے سلسلے میں "مذہب کے بعض پہلو جدید علم النفس کی روشنی میں" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ طلباء اور اساتذہ اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔

عبد السلام اختر ایم۔ اے جامعۃ المبشرین ربوہ

حضرت امیر المومنین کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

(۱) جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے جماعت نے مورخہ ۲۴/۵/۵۱ کو ایک بکرا بطور صدقہ حضرت اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ نیز اجتماعی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے حضور قبولیت بخشے۔ آمین

سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں

(۲) جماعت احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ (...) نے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غریبوں اور مسکینوں کو تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر عطا فرمائے۔

خاکسار محمد امین قلعہ صوبہ سنگھ

حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ ماریشس کی روانگی

حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ ماریشس مورخہ ۲ جون ۱۹۵۱ء بروز ہفتہ علی الصبح ۵ بجے ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس روانہ ہو کر دوسرے دن صبح ۸ بجے کے قریب کراچی پہنچیں گے۔ ۱۰ جون کو آپ کا جہاز کراچی سے روانہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ حافظ صاحب موصوف محترم حافظ عبید اللہ صاحب سابق مبلغ ماریشس کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے والد مرحوم نے ایک لمبا عرصہ فریضہ تبلیغ ماریشس میں ادا کیا۔ اور بالآخر اسی ملک میں دینی زندگی کے آخری ایام گذار کے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ حافظ بشیر الدین صاحب اپنے بیوی اور بچوں کے ساتھ وہاں جا رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ حافظ صاحب کی اہلیہ کچھ عرصہ سے بیمار بھی ہیں۔ احباب دعا کریں ان کا سفر بخیر و خوبی انجام پائے۔ اور وہاں کامیابی اور کامرانی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق ملے۔ آمین۔

نائب وکیل التبشیر ربوہ

انہدام مسجد سمندری کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کا غم و غصہ

اوکاڑہ

جماعت احمدیہ اوکاڑہ کا یہ اجلاس بتاریخ ۲۵/۵/۵۱ سمندری ضلع لائلپور میں احرار کے خلاف شرافت انسانیت نازیبا حرکات کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت کے ذمہ وار افسران سے استدعا کرتا ہے کہ ایسے شرپسند اشخاص کو جنہوں نے سمندری میں مسجد احمدیہ کو روز روشن میں جلایا ہے۔ مناسب سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی ننگ اسلام اور امن سوز حرکات کی جرأت نہ ہو۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری

جڑانوالہ

جماعت احمدیہ جڑانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ مورخہ ۱۸/۵/۵۱ کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق رائے منظور ہوئیں:۔

۱۔ لائلپور اور سمندری میں احرار نے احمدیوں پر پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے ماتحت حملے کر کے اور سمندری کی احمدیہ مسجد کو آگ لگا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر حکومت نے ایسے امن شکن اور اشتعال انگیز عنصر کو دبانے کے لئے فوری اور موثر قدم نہ اٹھایا۔ تو فرقہ وارانہ فسادات کی آگ کو سارے ملک میں پھیلا کر یہ لوگ پاکستان میں بد امنی پیدا کر دیں گے۔ لہٰذا یہ اجلاس حکومت سے موثر کارروائی کی درخواست کرتا ہے،

۲۔ یہ اجلاس صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر و سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر لائلپور اور سب انسپکٹر صاحب پولیس سمندری کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت مستعدی سے سمندری کے احمدیوں کی بروقت امداد کر کے مزید نقصان سے بچا لیا۔

سیکرٹری امور عامہ انجمن احمدیہ جڑانوالہ

درخواست دُعاء

خانصاحب بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب آف ماڈل ٹاؤن نے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ تمام بہن بھائی ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

شیخ جمیل احمد رشید لاہور

ڈسکہ

بروز جمعۃ المبارک مورخہ ۲۵/۵/۵۱ جماعت احمدیہ ڈسکہ کے افراد نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے:۔

"آج کل احراری پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ برپا کر رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ جو مقصد ان کا مسلم لیگ کی مخالفت کرنے کا تھا۔ وہ تو پورا نہیں ہو سکا۔ اب بظاہر حکومت کی حمایت کر کے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی آڑ لیکر فتنہ۔ فساد۔ انتشار۔ منافرت افراتفری پیدا کی جائے۔ تاکہ اپنے ہندو آقاؤں کو خوش کر سکیں۔ احراریوں نے آج تک مسلمانوں کی نہ تو کوئی قومی خدمت کی ہے، اور نہ ہی ملی خدمت میں حصہ لیا ہے۔ اور نہ ہی مذہبی خدمات سرانجام دی ہیں۔ بلکہ وہ دل سے چاہتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی نوزائیدہ مملکت جتنی جلدی صفحہ ہستی سے مٹ جائے۔ اتنے ہی ان کے ہندو آقا خوش ہوں گے۔ جن کے برتے اور پر ایک پُرامن جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ اور شرارت پھیلا رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال سمندری ضلع لائلپور میں جماعت احمدیہ کی مسجد کو جلانا ہے۔ کیا کسی سچے مسلمان کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی مسجدوں اور عبادت گاہوں کو اس طرح بے دردی سے تباہ و برباد کر دیا جائے اور جلا دیا جائے۔ ہاں احراریوں کا واقعی یہ عقیدہ ہے۔ کیونکہ وہ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جمہوری مسلمانوں کے خلاف سکھوں کی حمایت کر چکے ہیں۔ شاید حکومت یہ خیال کرتی ہے۔ کہ ہمیں کیا۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف ہو رہا ہے۔ حالانکہ احراریوں کا اصل مقصد اسی طرح سے قوت حاصل کر کے اپنا اقتدار حاصل کرنا ہے۔ حکومت دیکھے گی۔ اگر خدانخواستہ یہ زور پکڑ گئے۔ تو سب سے پہلے حکومت سے ہی ٹکر لیں گے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ حکومت ان سیاسی گرگٹوں کو کس مصلحت کے ماتحت ظلم و ستم برپا کرنے کے لئے کھلی آزادی دے رہی ہے۔ کہ جو چاہو کرتے جاؤ۔ کوئی تمہیں پوچھنے والا نہیں ہے۔ اگر پاکستان میں یہی فرقہ دارانہ فضا رہی تو پھر پاکستان کا خدا حافظ۔ اللہ تعالیٰ اسے ایسے شرپسندوں سے محفوظ رکھے۔

ہم جناب وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ وہ ایسے غداروں کو ایسی ڈھیل نہ دیں جو کسی وقت حکومت کے لئے بھی خطرہ کا باعث ہو سکے۔ کیونکہ وہ ایسے وقت کی انتظار میں اپنا کھویا ہوا اقتدار حاصل کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ احراریوں کی غداریاں الم نشرح ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلم قوم و پاکستان کا حافظ و ناصر ہو۔

نائب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۱ رمئی ۵۱ء

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جب سے دنیا بنی ہے۔ ملحد سے ملحد انسان بھی جھوٹ جیسی چیز کو برا سمجھتا آیا ہے۔ البتہ یورپ میں جب عیسائیت کے توہم پرستانہ اعتقادات کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ تو چونکہ یورپین علماء اور حکماء کے سامنے حقیقی دین نہیں تھا۔ آزاد خیالی کے جوش میں بعض ہستیوں نے جھوٹ کو بھی اچھالنا شروع کیا۔ خاصکر سیاسی معاملات میں جھوٹ کو ضروری سمجھا گیا۔ اور میکیا ویلی نے تو اپنی کتاب پرنس میں فریب اور جھوٹ کو ایک نہایت ضروری جزو سیاست کے طور پر پیش کیا ہے۔ اسی زمانہ میں جرمنی میں رینارڈ دی فاکس "رینارڈ لومڑی" کے فریب کارانہ کارنامے لکھے گئے۔ جو یورپ کی تمام زبانوں میں ترجمہ ہوئے۔ اور بہت ہر دلعزیز سمجھے گئے۔ مشرق میں بھی انہی ایام میں بعض کتابیں ایسی تصنیف ہوئیں۔ جن میں جھوٹ اور فریب کاری وغیرہ کو شاندار رنگوں میں پیش کیا گیا۔ مگر مشرق میں ایسی کتابیں محض تفریح طبع کے لئے پڑھی جاتی تھیں۔ اور ہمیشہ ایسے قصوں کا انجام بد دکھا کر جھوٹ اور فریب کارانہ طریقوں سے نفرت دلانے کو پیش نظر رکھا جاتا رہا ہے۔

زمانہ حال میں جرمنی نے جھوٹ اور افتراء کو بطور فلسفہ کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ نٹشے وغیرہ فلاسفروں نے طاقت کو مطمح نظر بنایا اور کھلے کھلے لفظوں میں طاقت کے حصول کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز ذریعہ کو جائز قرار دیا۔ اس رجحان کے نتیجہ میں ابوالکذب گوئبلز جرمنی سے پیدا ہوا۔ جس کا ماٹو تھا۔ کہ جھوٹ کو اتنا دہراؤ۔ کہ سچ معلوم ہونے لگے۔ گوئبلز ہٹلر کا پروپیگنڈا وزیر تھا۔ اس نے دوسری عالمگیر جنگ میں فن کذب طرازی کو عروج کمال تک پہنچا دیا۔

گوئبلز کو آخر جنگ کے نتیجہ میں خودکشی کرنا پڑی۔ مگر وہ جاتے جاتے اپنے وارث دنیا میں چھوڑ گیا ہے۔ جھوٹے پروپیگنڈا کو آج بھی بڑی وقعت حاصل ہے۔ اور بڑی بڑی مغربی اقوام ایک دوسرے کے خلاف اور تمام دنیا کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈا سے کام لیتی ہیں۔ اور آج دنیا میں جو دو بلاکوں کی سرد جنگ جاری ہے۔ اس میں اس ہتھیار کا بکثرت استعمال ہوتا ہے۔ آج جھوٹا پروپیگنڈا ایک فلسفہ یک سائنس بن گیا ہے۔ اور بڑے بڑے دماغ بڑی بڑی تنخواہوں پر جھوٹ کے نئے سے نئے طریقے اس طرح دریافت کرنے میں لگے ہوئے ہیں جس طرح طبعیات وغیرہ کے نئے نئے اصول معلوم کرنے کے لئے سائنسدان لگے رہتے ہیں۔

اگرچہ جھوٹ کو یہ وقعت حاصل ہو گئی ہے۔ مگر آج بھی کوئی انسان جھوٹا کہلانا نہیں چاہتا۔ اگر وہ جھوٹ بھی بولتا ہے تو اس طرح کہ گویا یہی صداقت ہے۔ گوئبلز کا یہ مقولہ کہ "جھوٹ کو اتنا دہراؤ کہ وہ سچ نظر آنے لگے" بھی یہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ آج بھی صداقت ہی کو فی الواقعہ صحیح سمجھا جاتا ہے۔ مگر دنیا کا لالچ انسان کو جھوٹ کی نجاست پر منہ مارنے پر مجبور کر ہی دیتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ جھوٹ کو برا اور صداقت کو اچھا سمجھا جاتا رہا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے۔ یا کم سے کم جب سے آدم علیہ السلام کا وجود ظہور میں آیا ہے۔ جھوٹ اور فریب کاری بھی اسی وقت سے دنیا میں چلی آئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو ابلیس نے جھوٹ سے ہی ورغلایا اور جنت سے نکلوایا تھا۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمن نسلاً بعد نسل جھوٹ کا ورثہ پاتے رہے ہیں۔ بلکہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ ہم انبیاء علیہم السلام کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے "عدو شیاطین" ان کے ساتھ ضرور لگا دیتے ہیں۔ قرآن کریم کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس مدعی نبوت کے ساتھ "عدو شیاطین" نہ ہوں۔ جو اس کے خلاف جھوٹ پھیلا کر لوگوں کو فریب دینے کی کوشش کرتے ہوں۔ تو ایسا مدعی نبوت سچا نبی ہو نہیں سکتا۔ ضرور ہے کہ سچے نبی کے ساتھ ایسے لوگ لگے ہوں۔ جن کا اوڑھنا بچھونا جھوٹ ہو۔ گویا سچے مامور من اللہ کے عظیم الشان نشانوں میں ایک نشان یہ بھی ہے۔ کہ اس کے ساتھ "عدو شیاطین" لگا دیئے جاتے ہیں۔ جو فریب دینے کے لئے جھوٹی باتیں ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں۔ تاکہ عوام ان کے جھوٹوں کی طرف مائل ہو جائیں۔

قرآن کریم میں سورہ انعام کی ۱۱۳ آیہ کریمہ نکال کر پڑھیئے اور غور فرمایئے۔ اور عطاء اللہ شاہ بخاری کی سراسر جھوٹوں کے پلندہ تقریروں کو دیکھئے پھر روزنامہ زمیندار اور روزنامہ احسان کا ان جھوٹوں کے پلندہ کو اس طمطراق سے شائع کرنے کو دیکھئے۔ شاید کسی کو خیال ہوگا۔ کہ ان بے وقوفوں نے احمدیت اور احمدیت کے قابل احترام بزرگوں کو سخت ایذا پہنچائی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ انہوں نے تو دراصل قرآن کریم کی آیہ مذکورہ بالا کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی ماموریت اور من جانب اللہ ہونے پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

یہ بات یونہی نہیں ہے۔ ہم عطاء اللہ شاہ بخاری اور اس کے حواریوں اختر علی خاں آف زمیندار اور اس کے ان ایڈیٹروں کو جنہوں نے احراریوں کے گذشتہ جلسہ کی روئیدادیں لکھی ہیں۔ مسٹر نور الہٰی مالک روزنامہ احسان کو کھلا کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ ان تمام باتوں میں سے جو عطاء اللہ شاہ بخاری یا احسان احمد شجاع آبادی یا شیخ حسام الدین یا محمد علی احراری نے گذشتہ احرار کانفرنس میں احمدیت کے خلاف کہی ہیں۔ کوئی ایک بات بھی مبنی علی الصداقت ثابت کر دیں۔ تو ہم ہر ایسی بات کے لئے ایک آنہ ان کو انعام دیں گے۔ یہ ایک آنہ حقیر نہ سمجھیئے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے کذب طراز کے لئے یہ کتنی عزت ہوگی۔ کہ اس کی ایک بات

زخرف القول غرورا

کے زمرہ سے نکل جائے گی۔

چلو مثال کے لئے ہم ایک چیز لیتے ہیں۔ روزنامہ زمیندار ۲۸ رمئی کی اشاعت کے صفحہ ۵ پر احسان احمد شجاع آبادی کی تقریر کا جو خلاصہ شائع ہوا ہے۔ اس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ

"احمدیہ جماعت کی طرف سے باونڈری کمیشن کے سامنے جو میمورنڈم پیش کیا گیا تھا۔ اس میں .... مرزائی افسروں کی ایک فہرست دی گئی تھی۔ ان افسروں میں .... ایر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر لطیف کے نام بھی شامل ہیں"۔

ہمارا چیلنج یہ ہے۔ کہ اگر کوئی یہ ثابت کر دے۔ کہ جس جنجوعہ اور لطیف کے نام کا باونڈری کمیشن والے میمورنڈم کے ساتھ شامل شدہ "مرزائی افسروں" کی فہرست میں ذکر ہے۔ یہ جنجوعہ اور لطیف وہی ایئر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر ہیں۔ جو راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں ماخوذ ہیں۔ تو ہم اس کو ایک آنہ نہیں پانچ روپے انعام دیں گے۔ اور جھوٹے الگ ٹھیریں گے۔ اور ہم احسان احمد شجاع آبادی جیسے ابن الکذب کو اپنے دستخطوں سے سارٹیفکیٹ دیں گے۔ کہ اس نے اپنی تمام عمر میں کم از کم "ایک سچ" بولا ہے۔ اور اگر وہ نہ ثابت کر سکا۔ تو ہم اس سے صرف اتنا مطالبہ کریں گے۔ کہ وہ تین بار زور سے نعرہ لگائے کہ

لعنت اللہ علی الکاذبین

حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوج میں کئی افسر ہیں۔ جن کا نام جنجوعہ اور لطیف ہے۔ ان میں سے ایک جنجوعہ اور ایک لطیف واقعی احمدی ہیں۔ جن کا نام مذکورہ بالا فہرست میں ہے۔ لیکن راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں جو ایر کموڈور جنجوعہ اور برگیڈیر لطیف ماخوذ ہیں۔ وہ قطعاً احمدی نہیں ہیں۔ احراری کذاب لوگوں کو مذکورہ فہرست میں سے وہ نام دکھا دکھا کر فریب دے رہے ہیں۔ اور اس طرح جھوٹ کی نجاست پر منہ مار رہے ہیں۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں اپنے بچوں کو داخل کرائیں

تمام احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ تعلیم الاسلام کالج اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہا ہے۔ ایف۔ایس۔سی اور بی۔ایس۔سی کلاسیں بھی کامیابی سے چل رہی ہیں۔ امسال ایف۔ایس۔سی میڈیکل کا بھی انتظام ہو گیا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس وقت کی مسموم ہوا سے اپنے نوجوان بچوں کو بچانے کے لئے ایک دینی ماحول میں تعلیم دلائیں۔ تاکہ دنیا کے ساتھ دینی نعمت سے بھی مالامال رہیں۔ اور زمانے کی مادیت اور لادینی رو سے آپ بھی اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔ اور جس قسم کے نوجوان جماعت کی آئندہ ترقی کے لئے چاہئیں۔ وہ ان کے اپنے گھروں کے چشم و چراغ ہوں۔ دشمن کے پروپیگنڈا سے متاثر نہ ہوں۔ کالج اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور میں ہی رہے گا۔ اور انشاء اللہ مستقل طور پر رہے گا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ مثمر بار اور ہوگا۔ اور اگر احباب جماعت نے استقلال اور ثابت قدمی سے اسکی طرف توجہ کی۔ تو انشاء اللہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ خاکسار محمد دین ناظر تعلیم و تربیت ربوہ۔

تعلیم القرآن کلاس

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے زیر انتظام ماہ رمضان میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائیگی۔ چونکہ رمضان بالکل قریب ہے۔ اس لئے جو بہنیں ان دنوں میں تشریف لائیں وہ جلد از جلد اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ اور یہ بھی اطلاع دیں۔ ان کی تعلیم کیا ہے۔ اور کیا وہ پہلے کسی سال تعلیم القرآن کلاس میں پڑھ چکی ہیں؟ بہنوں کو چاہیئے۔ کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ (جنرل سکریٹری لجنہ اماء اللہ)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریر

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ۳ رجون کو سوا چھ بجے شام جناب راز مراد آبادی ایم۔اے

"اردو غزل میں جدید رجحانات"

کے موضوع پر کالج سٹاف روم میں تقریر فرمائیں گے۔ (سکرٹری بزم اردو)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

امریکہ کے طول و عرض میں اسلام کا پیغام

اٹھارہ نو مبایعین کا قبول احمدیت

جلسے۔ لٹریچر۔ لائبریریوں میں اسلامی کتب۔ لیکچرز۔ مباحث۔ دورے۔

(سہ ماہی رپورٹ امریکہ مشن بابت فروری تا اپریل ۱۹۵۱ء)

(از مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن)

(۳)

حلقہ پٹس برگ

اس حلقہ کے انچارج برادرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم ہیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

اس حلقہ میں تین سٹیٹس پنسلوینیہ۔ اوکایو۔ اور مشی گن کے مشنز (۱) پٹس برگ (۲) فلاڈلفیا۔ (۳) ینگس ٹاؤن (۴) ڈیٹن (۵) ڈیٹرائٹ اور سنسناٹی شامل ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مجموعی طور پر تمام مشنوں میں ہر لحاظ سے نمایاں ترقی ہوئی۔ اور قدم آگے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تبلیغ زیادہ باقاعدہ اور انتظام کے ساتھ ہو رہی ہے۔ مالی حالت بھی آگے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے۔ الحمدللہ۔

حسب ارشاد مکرم جناب چودھری خلیل احمد صاحب ناصر انچارج مشنری خاکسار ۵ رفروری کو نیویارک پہنچا۔ اور وہاں انچارج حلقہ چودھری غلام یٰسین صاحب سے ایک ماہ کے لئے ان کے حلقے کا چارج لیا۔ اور انہوں نے پٹس برگ کا۔ یہ عارضی تبدیلی اس مقصد کے مدنظر کی گئی تھی۔ تاکہ ایک حلقے کا مشنری دوسرے حلقے کے مشنری کے کام کا جائزہ لے سکے۔ اور کام میں جو مشکلات نظر آئیں۔ ان کا حل مل کر سوچا جاسکے اس کے علاوہ زیادہ سے زیادہ احمدی احباب سے ذاتی تعلقات پیدا کئے جاسکیں۔

اس مختصر قیام میں خاکسار وہاں باقاعدہ کلاسز کو قرآن کریم پڑھاتا اور نماز کے اسباق دیتا رہا۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کے اجلاس میں شامل ہوا۔ اور ممبروں کو حالات زمانہ کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ قربانی کرنے اور اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے کام میں اور دلچسپی لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے علاوہ تین پبلک میٹنگز منعقد کی گئیں۔ جس میں وہاں کے مقامی احمدی بھی تقاریر کرتے اور بہت خوش اسلوبی سے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے جب فیصلہ کنونیشن ۱۹۴۹ء وہاں مشن کے ماتحت "Business plan" کو شروع کیا۔ تاکہ اس ذریعہ سے جماعت کی مالی مضبوطی ہوسکے۔ اگرچہ یہ کام ابھی نیا ہے۔ اور اپنے ابتدائی مراحل میں ہے مگر امید واثق ہے کہ احباب سلسلہ کی دعاؤں سے اور احمدی احباب کے اس تعاون سے جو وہ کر رہے ہیں۔ کواپریٹو سکرٹری کی دن رات کی کوششوں سے یہ کام خدا کے فضل سے ترقی کرتا جائیگا۔ اور اس ذریعہ سے یہاں کی مالی مشکلات کو آسانی سے دور کیا جاسکے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

انتظام:۔ انتظامی مشکلات کو حل کرنے اور گذشتہ کاموں پر تبصرہ کرنے اور آئندہ کے لئے پروگرام مرتب کرنے کے لئے تین مقامی عہدیداروں کی میٹنگیں ہوئیں۔ اور بوجہ مارچ میں سال ختم ہونے کے نئے عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ چھ خدام الاحمدیہ اور تین لجنہ اماءاللہ کے اجلاس کئے گئے۔ لجنہ اماءاللہ کی طرف سے ہر جمعہ کو سلائی کی کلاس کا انتظام کیا جاتا رہا۔ جس میں احمدی بہنوں اور بچیوں کو مشن کی اپنی سلائی کی مشین پر کام سکھایا جاتا رہا۔ اور سلے ہوئے کپڑوں کو منافع پر فروخت کرکے مشن کے اخراجات میں سہولت پیدا کی گئی۔

تعلیم وتربیت:۔ ہفتہ میں تین روز بدھ۔ جمعہ اور اتوار کی صبح کو پٹس برگ مشن ہاؤس میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا۔ "احمدیہ موومنٹ اِن اسلام" اور "لائف آف محمدؐ" کتب پڑھی جاتی رہیں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا اور نماز سکھائی جاتی رہی۔ اس کے علاوہ منگل اور جمعرات کو پٹس برگ سے باہر ہوم سٹیڈ اور بریڈک کے احمدیوں کو باقاعدہ پڑھانے جاتا رہا۔

بچوں کے لئے علیحدہ کلاس کا انتظام تھا۔ جس میں انہیں یسرنا القرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ نماز اور اقوال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد کرائے جاتے رہے۔ اور اسلام کے موضوع پر مختصر تقاریر بھی کروائی گئیں۔ تاکہ اس ذریعہ سے مختلف مسائل اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہوسکیں۔

اپریل میں سہ ماہی امتحان لیا گیا۔ جس میں قریباً سب احمدی شامل ہوئے۔ نتیجہ خدا کے فضل سے بہت ہی خوشکن اور تسلی بخش تھا۔ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ انہیں کس قدر قرآن کریم ونماز اور اسلامی مسائل کو سیکھنے اور یاد رکھنے کا شوق اور اسلام سے دلی محبت ہے۔

تبلیغ:۔ اس سہ ماہی میں تین لیکچر (۱) میتھیڈسٹ چرچ ومکنگ برگ (۲) پریسبٹرین چرچ۔ ایسٹ لبرٹی۔ اور سینٹ جیمز چرچ۔ ینگ وِمَن کلب میں۔ اخوت اسلام۔ خدا کی وحدانیت۔ اور اسلام میں عورت کے حقوق پر دیئے۔ جو بہت دلچسپی سے سنے گئے۔ ہر دفعہ لیکچر کے بعد سامعین کو لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا گیا۔

چھ سو سے زائد پمفلٹ پرنٹ کرکے تقسیم کئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کی تازہ تحریر "کمیونزم وڈیماکریسی" کی کاپیاں یہاں کے لاء کالج کے پروفیسروں اور سٹوڈنٹس۔ اخبارات کے ایڈیٹروں۔ ڈاکٹروں۔ سینیٹرز اور میئرز کو بھیجی گئیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کی طرف سے دو تبلیغی ٹی پارٹیز کا انتظام کیا گیا۔ جس میں غیر مسلم احباب کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اور حسب سابق حاضرین کو احمدیت کا پیغام پہنچانے کے بعد چائے سے تواضع کی جاتی رہی۔ اور لٹریچر پڑھنے کے لئے دیا جاتا رہا۔ اس کے علاوہ ہر اتوار کی شام کو ۷ بجے سے ۹ بجے تک مشن ہاؤس میں پبلک میٹنگز منعقد کی جاتی رہیں۔

بیعت:۔ خدا کے فضل سے دو افراد بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور ان کے وجود کو اسلام کے لئے مفید بنائے اور وہ لاکھوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوں۔ اللّٰھم آمین۔

دورے:۔ کلیولینڈ مشن جو Ohio State میں ہے۔ اور پٹس برگ سے ۱۳۸ میل کے فاصلہ پر ہے۔ کے دورے پر گیا۔ اور وہاں پانچ دن قیام کیا۔ اتوار کو جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں خاکسار نے مختصر طور پر "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے موضوع پر تقریر کی۔ کیونکہ یہ سوال وہاں کئی دوستوں کی طرف سے کیا گیا تھا۔ بعد میں وہاں کے مقامی دوستوں نے بھی مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔

سوموار اور منگل کو کلاس کو پڑھایا۔ اور ان کی تعلیمی حالت کو آگے سے بہت زیادہ بہتر اور تسلی بخش پایا۔ اس کلاس کو مکرم سید عبدالرحمٰن صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں۔ اور یہاں پرفیوم کا کاروبار کرتے ہیں۔ بڑی محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اور یہاں کی جماعت کے لئے ایک مضبوط ستون کا کام دے رہے ہیں۔ احباب سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں اسکی جزائے خیر دے۔ آمین۔

کلولینڈ سے ایک دن کے لئے "AKRON" جو کہ وہاں سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ گیا وہاں ہمارے صوفی عزیز احمد صاحب ہی اکیلے احمدی ہیں۔ اور بہت اخلاص و جوش سے تبلیغ کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اپنے کاروبار سے وقت نکال کر کرسچین احباب سے مذہبی گفتگو کرتے اور اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ جو ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔ ان کے ذریعہ سے ان کے زیر تبلیغ احباب سے ملنے اور گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

تیسرا دورہ ینگس ٹاؤن مشن کا کیا گیا۔ یہ مشن پٹس برگ سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں پر ایک بڑے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں ینگس ٹاؤن کے ممبروں کے علاوہ پٹس برگ اور "AKRON" سے بھی کثرت سے احمدی دوست شریک ہوئے غیر مسلم غیر احمدی احباب بھی توقع سے زیادہ تشریف لائے۔ اور تقاریر کو بہت دلچسپی سے سنتے رہے۔ اور تقاریر کے بعد اٹھ کر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ جلسہ کے اختتام پر ینگس ٹاؤن مشن کی طرف سے باہر سے آنے والے احباب کو کھانا کھلایا گیا۔ اور غیر مسلم اصحاب میں سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ یہ اپنی قسم کا پہلا جلسہ تھا۔ جو وہاں کیا گیا۔ اور خدا کے فضل سے بہت مفید اور کامیاب ثابت ہوا۔

دعا اور روزے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک کی بناء پر پٹس برگ مشن کے اکثر احمدی احباب نے ہر سوموار کو روزے رکھے۔ تہجد کی نماز میں مسنون دعائیں پڑھتے ہوئے سلسلہ کی ترقی اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کی صحت اور درازیٔ عمر۔ دشمنوں کے مخفی منصوبوں سے جماعت کو محفوظ رکھنے کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں۔ اور صدقہ بھی دیا گیا۔

(باقی)

جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر کا

ورود احمدنگر

مہاجرین کی اراضیات کی مستقل الاٹمنٹ کے سلسلہ میں جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر پنجاب مورخہ ۲۳ر۵ر۵۱ کو علی الصبح چھ بجے وارد احمدنگر ہوئے۔ جناب چودھری عبدالحمید خان صاحب ایم۔ اے ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ اور ضلع کے دیگر حکام اعلیٰ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ مسلم لیگ احمدنگر کی طرف سے صدر مسلم لیگ جناب مولٰنا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی درخواست پر تمام معزز مہمانوں نے ناشتہ کرنا منظور فرمایا۔ جس کے لئے تمام اہل دہ ان کے ممنون ہیں۔

چائے کے بعد جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر دو اڑھائی گھنٹے تک مہاجرین سے ان کی اراضیات کے سلسلہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ اور اس علاقہ کے سرکاری عملہ کے کاغذات وغیرہ کی پڑتال میں مشغول رہے۔ دریں اثناء آپ نے مہاجرین کی تکالیف وگذارشات کو بغور سنا۔ ان کے ہمدردانہ رویہ سے مقامی و مہاجرین کو کافی تسلی ہوئی۔

اعلیٰ حکام کے اسی قسم کے دورہ جات سے دیہاتی باشندوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور ان کی بہت سی مشکلات کا فوری طور پر حل ہو جاتا ہے۔ جناب فنانشل کمشنر صاحب بہادر اور جملہ حکام ساڑھے ۱۰ بجے چنیوٹ تشریف لے گئے۔ محمد بشیر شاد سکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمدنگر

ایک جلیل القدر صحابی کا انتقال

حق کیواسطے قدم اٹھانا اور حق کے بول بالا کیواسطے مال وجان قربان کرنا مومن کی نشانی ہے

(از ملک محمد اکبر علی خان، واقف زندگی وکالت تجارت۔ لاہور)

اٹھائیس مئی ۱۹۵۱ء کی صبح کو موت وہ موت جو وصل حبیب میں پہلا زینہ ہوتی ہے۔ جو عاشقان صادق کے واسطے ایک ابدی سکون لاتی ہے۔ وہ موت ہم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک پروانہ وار شیدائی حضرت قبلہ شیخ عبد الرشید صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت احمدیہ بٹالہ کو ہم سے چھین کر ابدی اور لازوال خوشیوں اور مسرتوں سے بھرپور رہنے ہمیشہ کی زندگی میں لے گئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

یوں تو جماعت احمدیہ بٹالہ کا تاریخ احمدیت میں ایک خاص مقام ہے۔ اور جو جماعت بٹالہ نے مخالفت کی تند وطوفانی آندھیوں میں ایثار و قربانی کا جو اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ وہ کچھ انہیں کا حصہ تھا۔ لیکن حضرت قبلہ شیخ صاحب کا وجود مجسم ایثار تھا۔ اپنا ہو کہ غیر جو کوئی بھی ان سے ملتا تھا۔ وہ ایک ہی اثر لیتا تھا۔ کہ ان کی زندگی کا ایک ہی مقصد ہے۔ وہ کیا؟ احمدیت کیلئے جینا۔ اور احمدیت کے لئے مرنا۔ چند منٹ ہی باتیں کرنے پر ہر ملاقاتی احمدیت کے متعلق وسیع معلومات حاصل کر لیتا۔ آپ کی شخصیت اور وجاہت کی وجہ سے ہر ملاقاتی بڑے غور سے آپ کی باتوں کو سنتا۔ اور آپ بڑے اطمینان کے ساتھ اسے حقیقی اسلام یعنی احمدیت کا پیغام پہنچاتے۔ بٹالہ جسے ایک لحاظ سے قادیان کا دروازہ ہی کہنا چاہیئے۔ مخالفین سلسلہ خاص کر احرار کی ریشہ دوانیوں اور شرارتوں کا ہمیشہ ہی مرکز بنا رہا ہے۔ یہاں کی ہر چھوٹی اور بڑی مسجد، عیدگاہ اور جنازہ گاہ پر بھی بڑے بڑے بورڈ آویزاں کئے ہوتے تھے کہ "یہ مسجد ہے۔ یہاں کسی مرزائی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے"

اسی بٹالہ میں جہاں اغیار نت نئی شرارتیں کرتے اور مظلوم احمدیوں کو ستانے میں ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگایا کرتے۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین احمدیت کو بھی ایک خاص ایمانی قوت بخشی تھی۔ وہ ان تمام مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔ اور ہر مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ قبلہ شیخ صاحب ان مجاہدین کے روح رواں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے انہیں خدمت احمدیت کے لاتعداد مواقع بخشے۔ اور انہوں نے بھی ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے اندر جذب کیا۔ ہر خطرے کے موقعہ پر آگے مردانہ وار بڑھ کر لبیک کہا۔ ہر قسم کے خطرے سے دوچار ہونے میں خوشی محسوس کی۔ سلسلہ کی طرف سے ہر کی گئی تحریک پر آپ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ نہ صرف خود بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بلکہ اپنے عزیز واقارب اور حلقۂ احباب اور افراد جماعت کی پوری پوری نگرانی فرماتے۔ اور بڑی سرگرمی کے ساتھ اس کوشش میں رہتے کہ کوئی ایسا فرد نہ ہو۔ جو کہ مرکز کی کسی تحریک میں بھی شامل ہونے سے رہ جائے۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑے انہماک اور جوش سے ہر وقت دن ہو کہ رات ہمیشہ مصروف رہتے۔ اور ان دینی کاموں کی سرانجام دہی میں ایک عجیب قسم کی لذت اور خوشی محسوس کرتے۔ سلسلہ کے ہر ادنیٰ سے ادنیٰ کام پر بھی بڑے سے بڑا فائدہ بخش کام قربان کر دیا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جو فرد مرکز کے کاموں میں حصہ نہیں لیتا۔ وہ درخت کے سوکھے ہوئے پتے کی طرح ہے جو آج نہیں تو کل ٹوٹا۔ اس واسطے ہمیشہ مرکزی تحریکوں میں نہایت ہی سرگرمی دکھایا کرتے۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر فعل میں اس عہد کو جو کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے باندھا تھا۔ یعنی میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا۔ پورا کر دکھایا۔ آپ کی نیکی تقویٰ طہارت اور احمدیت کی حقیقی تڑپ رکھنے کے باعث احباب جماعت بٹالہ نے آپ کو سالہا سال تک امیر جماعت کے منصب جلیلہ پر منتخب رکھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک مشہور شعر ہے۔ ؎

صادق ہے اگر تو صدق دکھا قربانی کر ہر خواہش کی
ہیں عشق ووفا کے ماپنے کے دنیا میں یہی پیمانے دو

حضرت قبلہ شیخ صاحب کی ذات اس شعر کا نچوڑ تھی۔ احمدیت کی حقیقی اور سچی خدمت کا جن بزرگوں کو موقعہ ملا ہے۔ ان میں آپ کا نمایاں مقام ہے۔ خدمت اور خلق یہی دو گر تھے۔ جن کی وجہ سے آپ نے نہایت کامیاب زندگی بسر کی۔ آپ اعلیٰ پایہ کے کامیاب تاجر تھے۔ اسی وجہ سے آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ نے اپنی خداداد قابلیت اور حسن سلوک سے کام لیتے ہوئے احمدیت کی بنیادی تعلیمات سے ان تمام احباب کو روشناس کرانا اپنا اولین فرض سمجھا۔ رہے اور بیگانے کے آڑے وقت ایسے کام آتے۔ گویا آپ سے بڑھ کر اس کا ہمدرد کوئی نہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپ کے حسن سلوک سے دوسرا ہمیشہ آپ کا گرویدہ رہتا۔ اور آپ کو احمدیت کی تبلیغ میں آسانیاں میسر آتیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسروں سے حسن سلوک سے پیش آنے کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ

"نوجوان خدمت خلق کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں۔ اس سے تبلیغ کے راستے کھل جاتے ہیں۔"

ہر احمدی جو بھی اس نسخہ کو آزمائے گا۔ اس کے واسطے تبلیغ کے میدان میں بہت ہی آسانیاں میسر آسکتی ہیں۔ حضرت قبلہ شیخ صاحب نے اس نسخے کو اپنی زندگی میں خوب آزمایا اور حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے خوب کامیاب رہے۔ رضی اللہ عنہ

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اوائل زمانہ احمدیت ہی سے قبلہ شیخ صاحب کو لاتعداد مواقع خدمت کے میسر آئے۔ ایک دفعہ آپ نے راقم کو گفتگو کے دوران میں بتایا۔ کہ شروع احمدیت میں جب کہ چھوٹے چھوٹے امور کے واسطے بھی اکثر اوقات بٹالہ ہی آنا پڑتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر آنے والے کو تاکید فرمایا کرتے کہ

"شیخ عبد الرشید صاحب کے پاس جا کر ٹھہرنا وہ آپ کے واسطے ہر ممکن کوشش کریں گے۔"

اللہ اللہ کتنے عظیم الشان فضلوں کے وارث بن گئے۔ جب کہ آپ کی ذات اور وجود نے اللہ تعالیٰ کے مامور اور دنیا کے نجات دہندہ کی ہر موقعہ پر عظیم الشان خدمات سرانجام دی ہوں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ اوائل احمدیت سے ہی جماعت بٹالہ جو بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئی آئی اس میں سے آدھے سے بھی زیادہ حصہ آپ کا اور آپ کے خاندان کا ہوتا تھا۔ احمدیت کی اشاعت کے واسطے آپ کے اندر بے پناہ جذبہ موجود تھا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لٹریچر میں کوئی ایسی کتاب نہ تھی۔ جو کہ آپ کے پاس موجود نہ ہو۔ بلکہ بعض کتب کے تو کئی کئی نسخے ہوتے تھے جنہیں وہ متلاشیان حق کو پیش کرتے ہوئے خوشی ومسرت محسوس فرمایا کرتے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کے ساتھ محبت رکھتے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذات سے آپ کو بے پناہ محبت اور عقیدت تھی۔

نہایت ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ مرکز سے آنے والے کم وبیش تمام کارکن آپ کے ہاں ہی قیام فرماتے۔ اس طرح دور دراز سے آنے والے احباب کا بھی جب بٹالہ میں آنا ہوتا۔ تو آپ کے ہاں ہی اترا کرتے۔ آپ ان تمام احباب کی خدمت میں بہت خوشی محسوس کرتے۔ مبلغین سلسلہ کا بیحد ادب واحترام فرماتے۔ بوقت ضرورت ہر کس وناکس کی امداد کرنا اپنا فرض سمجھتے۔ مگر اس کے ساتھ کبھی اس کی تشہیر مطلق گوارا نہ فرماتے۔

ارکان اسلام کے عدہ پابند۔ نظام سلسلہ کا صحیح معنوں میں احترام کرنے والے اور سلسلہ کے بے لوث خادم تھے۔ فنافی الاحمدیت کے مقام پر پہنچے ہوئے تھے۔ غرضیکہ آپ بے شمار خوبیوں کے مالک اور احمدیت کے سچے پرستاروں میں سے تھے۔ ایسے بزرگوں کی یاد تازہ رکھنے سے ہی نئی نسل میں قربانیوں کا جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں سے آپ کو نوازا اور آپ نے بڑی کامیاب زندگی بسر کی۔ تجارت کے ذریعہ سے لاکھوں کمائے۔ اور لاکھوں ہی فی سبیل اللہ خرچ کئے۔ پیچھے جتنی بھی اولاد چھوڑی وہ سب کی سب نیک اور سلسلہ کے ساتھ حد درجہ اخلاص رکھنے والی ہے۔ نعش ربوہ لے جائی گئی۔ اور حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود ناسازئ طبع کے نماز جنازہ پڑھائی۔

احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی جگہ قبلہ شیخ صاحب کا نماز جنازہ غائبانہ ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مرحوم ومغفور کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مغفرت

مکرم ومحترم ماسٹر محمد الدین صاحب بال رانجھی والے سیالکوٹ میں چند روز بیمار رہ کر کل وفات پا گئے ـــ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

مرحوم موصی تھے نہایت نیک اور پارسا انسان تھے۔ سیالکوٹ کی جماعت کیلئے آپ کا وجود نہایت بابرکت تھا

(۲) برکت علی صاحب لائق سابق امیر جماعت احمدیہ لدھیانہ کی بہو میاں عبد الغنی قریشی کی اہلیہ ۲۴ سال کی عمر میں چند گھنٹے بیمار رہ کر آناً فاناً اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو گئی۔ مرحومہ خاموش طبیعت، خدمت گذار مہمان نواز نیک اور سلیقہ شعار خاتون اور احمدیت کی فدائیہ تھیں۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

احرار کی دھوکہ دہی کی ایک تازہ مثال

احمدیہ جماعت کی طرف جھوٹا اشتہار منسوب کیا گیا

از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب آف کورووال

کون اس امر سے ناواقف ہے کہ آج احمدیت کے مٹانے اور حق کے نفوذ کو روکنے کے لئے طاغوتی طاقتیں اپنی ہر مکروہ سے مکروہ اور بد سے بد تر تجویز کو عملی جامہ پہنا رہی ہیں۔ تمام مخالفین بھی احراری ذہنیت کا شکار ہو رہے ہیں اور خود احرار جس کے لئے جھوٹ شیر مادر ہے جو افترا اور بہتان طرازی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اپنی پوری طاقت اور ہمت سے احمدیت کو مٹانے کے لئے نکلے ہیں۔ وہ افترا اور جھوٹ کے طومار باندھے جا رہے ہیں کہ شرافت و متانت سر پیٹ کر رہ گئی ہے۔ ہر نا روا بات روا ہے۔ ہر جھوٹ جائز ہے۔ ہر فعل شنیع مسلّم ہے مگر یہ ضرور ہے کہ احمدیت کی مخالفت کی جائے۔ دشمن نے اس وقت سے مخالفت شروع کی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام گوشۂ گمنامی میں تھے۔ کبھی حکومت کو ورغلایا گیا۔ کبھی عوام مسلمانوں کو بہکایا گیا۔ مسیح پاک اور اس کے ساتھیوں کو دکھ دیا گیا۔ ستایا گیا۔ غرض دشمن حق نے ہر حربہ آزمایا کہ کسی طرح اس الٰہی جماعت کی ترقی کو روک دے۔ مگر دشمن ہمیشہ ناکام ہوا۔ شیطان ہمیشہ مغلوب ہوا۔

احرار نے پچھلے دنوں ایک نہایت ہی مکروہ اور ننگ صحافت کارروائی کی۔ ملتان اور گوجرانوالہ میں ایسے پوسٹر، اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کئے گئے جو لکھے ہوئے احراریوں کے تھے اور منسوب احمدیہ جماعت کی طرف کئے جاتے تھے۔ لوگوں میں اشتعال پیدا کرنے کے لئے یہ ننگ انسانیت حربہ چلایا گیا۔

آج پھر ایک اشتہار میرے پیش نظر ہے جس کا ہیڈنگ اور عنوان یہ ہے۔

"جماعت احمدیہ کے عقائد"

حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں

اور نیچے لکھا ہوا ہے:۔

الناشر: ناظر دعوۃ و تبلیغ انجمن خدام احمد لاہور

بادی النظر سے یہ معلوم ہوتا ہے اور پبلک کو دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ یہ اشتہار جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ ہے۔ حالانکہ یہ اشتہار بھی کسی دشمن حق کی کارروائی ہے۔ جس نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسے عقائد منسوب کئے ہیں۔ جو ہمارے مسلمات اور جماعت احمدیہ کے اعتقادات کے صریح خلاف ہیں۔ تا لوگ ان غلط عقائد سے مشتعل ہوں اور یقین کر لیں کہ چونکہ یہ جماعت احمدیہ کا خود شائع کردہ اشتہار ہے۔ اس لئے یہ عقائد درست ہوں گے۔

یہ ایک ایسی بد دیانتی ہے جو احراریوں نے پہلے بھی کی۔ اور لطف یہ کہ نیچے لکھا ہے:۔

"نوٹ:۔ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ تحریر کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا عقائد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی کتابوں سے حرف بحرف صحیح نقل کئے ہیں۔"

افسوس یہ حلف بھی غلط ثابت ہوئی اور معترض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل کتب دیکھنے کی توفیق ہی نہیں ملی۔ حوالہ جات غلط اور ان تشریحات کو عمداً خلاف کیا گیا ہے جو مضمون سے متعلق تھیں جو مضمون نگار کی صریح بد دیانتی ہے۔

جھوٹی قسم کھائی ہے کہ کتابوں سے حرف بحرف صحیح نقل کیا گیا ہے۔ مضمون نگار کی منافقت ظاہر ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "علیہ السلام" اور آپ کے عقائد کو "ارشادات" قرار دیتا ہے۔ حالانکہ اس نے جو اعتراضات چنے ہیں وہ سب وہی ہیں جو عدوان مسیح موعودؑ مخالفین جماعت احمدیہ اکثر کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کا ایمان اور طرز عمل ہے۔ کیا یہ اس قسم کے دھوکوں سے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اشتہار کا درمیانی حصہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کے کسی شدید دشمن کی کارروائی ہے۔ کیونکہ

(۱) حوالہ جات کے ایسے حصص درج کئے گئے ہیں جن سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کی بجائے لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو۔

(۲) احمدیہ جماعت کے خلاف اشتعال پیدا ہو۔

(۳) حوالہ جات کا غلط مفہوم پیش کیا گیا۔

(۴) وہی عبارات پیش کی گئی ہیں جو عموماً مخالفین احمدیہ جماعت کرتے ہیں۔

پس اگرچہ یہ اشتہار انہیں فرسودہ اعتراضات کا حامل ہے جس کے جوابات سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر بھرا پڑا ہے مگر اس لئے کہ دشمن حق کو انتظار ہوگا کہ مجھے ان اعتراضات کا جواب ملے۔ اور وہ یہ بھی نہ سمجھے کہ میرا اشتہار لاجواب تھا اور اس لئے بھی کہ شاید کسی سعید روح کو ان کی اس بد دیانتی کی حقیقت واضح ہونے پر حق کے قبول کرنے کی سعادت نصیب ہو۔ میں ان کے اعتراضات کے مختصر سے جوابات درج ذیل کرتا ہوں۔

سب سے پہلا حوالہ جو معترض نے پیش کیا ہے وہ الہام "اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ" (تذکرہ صفحہ ۶۵۰) ہے۔ اس حوالہ کے درج کرنے کے ساتھ مخالف نے کوئی تشریح درج نہیں کی۔ صرف یہ ترجمہ دیا گیا ہے۔

"تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔" (بحوالہ تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

اس الہام اور ترجمہ پر ہی اکتفا کی گئی ہے۔ اور یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ذات باری تعالیٰ کے متعلق ایسا عقیدہ رکھنا جائز نہیں۔ پس ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ معترض کا اعتراض وہی ہے جو اس کے ساتھی اور دیگر معترضین اکثر کیا کرتے ہیں کہ تو میرا بیٹا اور میں تیرا۔ اور ایسے کلمہ کو کلمہ کفر یہ قرار دیتے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسی حوالہ کا اندراج بتا رہا ہے کہ معترض کی یہ حلف غلط ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے حرف بحرف صحیح نقل کئے ہیں۔ کیونکہ جب ہم تذکرہ صفحہ ۶۵۰ پر اس الہام کا ترجمہ لکھا ہوا پاتے ہیں تو وہ یہ ہے

"تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔" (تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

گویا ترجمہ میں دو جگہ "میں" کے لفظ کا اندراج موجود ہے۔ اور اصل کتاب تذکرہ میں یہ موجود نہیں۔ جس سے روز روشن کی طرح معترض کا یہ جھوٹ واضح ہو جاتا ہے کہ اس نے واقعی حوالہ جات اصل کتب کو دیکھ کر نہیں لکھے۔ کیونکہ احراری ہمیشہ ہی جھوٹ بولنے کے عادی ہیں۔

گویا ؎

پہلا ہی جب حوالہ نکلا کتاب سے
فی الفور کھل گئے سارے جناب کے

یہ وہ اعتراض ہے جو ہم پر اکثر کیا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ معترض نے بغیر تحقیق و تدقیق کے اور بغیر اس ترجمہ اور تشریح کے شائع کر دیا۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کو حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۴ پر درج فرما کر اس کا یہ ترجمہ فرمایا ہے۔

"تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں تجھ سے"

اگر معترض اس جگہ کو دیکھ لیتا یا اس کو تحقیق حق مطلوب ہوتی تو وہ دوسروں کی لکھی ہوئی کتابوں سے دیکھ اعتراض نہ کرتا۔ معترض صاحب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس الہام کی تشریح فرمائی ہے۔

"اس کا پہلا حصہ (انت منی) تو بالکل صاف ہے کہ جو تو ظاہر ہوا یہ میرے فضل اور کرم کا نتیجہ ہے اور جس انسان کو خدا تعالیٰ مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے اس کو اپنی مرضی اور حکم سے مامور کر کے بھیجتا ہے۔ جیسے حکام کا بھی یہی دستور ہے اور اس الہام میں جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا منک اس کا یہ مطلب اور منشا ہے کہ میری توحید اور میرا جلال اور میری عزت کا ظہور تیرے ذریعہ سے ہوگا۔" (الحکم جلد ۶ نمبر ۴۰)

گویا اس الہام سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کا اپنا فضل اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے ظہور کی بشارت دی ہے۔ یہ الہام الہام محبت ہے۔ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خدا تعالیٰ میں ایک روحانی تعلق کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ دنیا میں آتے ہیں وہ پھر بھولے ہوئے خدا کو لوگوں کی نظروں میں اجاگر کرتے ہیں۔ وہ پھر اپنی ہستی کو نبی کے ذریعہ دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ تب وہ شخص اس مقام کا مستحق بن جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ظہور کو اپنا ظہور قرار دیتا ہے۔ یہ چو بنیاد دیں سست گردد بے۔ نمائیم خود را بشکلے کے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اس مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"ایسا انسان جس کو انا منک کی آواز آتی ہے اس وقت دنیا میں آتا ہے جب خدا پرستی کا نام و نشان مٹ گیا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی چونکہ دنیا میں فسق و فجور بہت بڑھ گیا ہے اور خدا شناسی اور خدا ترسی کی راہیں نظر نہیں آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور محض اپنے فضل و کرم سے اس نے مبعوث کیا ہے تاکہ میں ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے خبر ہیں اس کی اطلاع دوں اور نہ صرف اطلاع بلکہ جو صدق اور صبر اور وفاداری کے ساتھ اس طرف آئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کو دکھلا دوں گا۔ اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا۔ اور فرمایا انت منی و انا منک" (الحکم جلد ۷ نمبر ۳۶)

پھر اسی الہام کی تشریح خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ الہام کر رہا ہے جو انت منی و انا منک (تذکرہ صفحہ ۶۵۰) کے ساتھ ہی درج ہے "ظہورک ظہوری" (تذکرہ صفحہ ۶۵۰)

کہ تیرا ظہور میرا ظہور ہے۔ پس اس الہام کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کمال محبت اور تعلق کا اظہار حضرت مسیح موعودؑ سے کرتا ہے۔ اور آپ کے ظہور کو اپنے ظہور کے لئے ایک ذریعہ قرار دیتا ہے اس امر کے سوا اس کے اور کچھ معنی نہیں چنانچہ اس کی تائید قرآن مجید کی آیت سے ہوتی ہے۔ کہ حضرت طالوتؑ ایک لشکر کو لے کر گئے۔ تو راستے میں ایک نہر آئی۔ تو آپ نے فرمایا فمن شرب منہ فلیس منی ومن لم یطعمہ فانہ منی (بقرع ۳۳) کہ جو شخص اس نہر سے سیر ہو کر پانی پی لے گا۔ وہ مجھ سے نہیں اور جو نہیں پیئے گا وہ مجھ سے ہے۔ یعنی جو میرے اس حکم کو مانے گا۔ وہی میرا مقرب ہوگا اور اگر میرے حکم کی کسی نے نافرمانی کی۔ تو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس جگہ مخالفین تمام تعلق ہی مراد لیتے ہیں۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام پر اعتراض کا وقت آتا ہے تو آپ کو بیٹا قرار دینے لگتے ہیں۔

پھر جب آنحضرت صلعم حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "انت منی وانا منک" تو یہاں تو یہی معنی کئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ باب المناقب صفحہ ۵۶۴) کہ ایک گہرا تعلق ہے۔ یہاں اولاد کا ترجمہ کیوں نہیں جاتا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اشعر کے متعلق فرمایا "ھم منی وانا منھم" (بخاری جلد ۲) کہ وہ مجھ سے ہیں۔ اور میں ان سے ہوں۔ پھر حضور نے فیج اعوج کے لوگوں کے متعلق فرمایا۔

لیسوا منی ولست منھم

(مشکوٰۃ کتاب الفتن) کہ وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں۔ گویا ان سے میرا کوئی روحانی تعلق نہیں۔

عربی زبان کا ایک بہت بڑا شاعر عمرو بن قباش اپنی بیوی کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔

فان کنت منی او تریدین صحبتی
فکونی لہ کالسمن ربت لہ الادم رجاسہ

کہ اگر تو مجھ سے ہے۔ اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے۔ تو میرے پہلے بیٹے کے ساتھ مطابقت رکھ پھر حدیث قدسی میں آیا ہے "یقول اللہ عزوجل السخی منی وانا منہ" کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ سخی آدمی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (فردوس الاخبار صفحہ ۱۱ باب الف) ایسی ہی بہت اور مثالیں ہیں۔ جن میں یہ محاورہ انتہائی تعلق و یگانگت کے اظہار پر

مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اس تعلق کا اظہار کیا ہے۔ جو خداوند عزوجل کو حضرت مسیح موعود سے تھا۔ اور اس میں یہ پیشگوئی مضمر ہے۔ کہ آج اسلام کی فتح کا دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہی قریب سے قریب ہوگا۔ لوگ معبود حقیقی کو فراموش کر چکے تھے۔ خدا تعالیٰ کی دقیق نظر نے مستحق انسان کو چنا اور اسے انت منی وانا منک کہہ کر دنیا میں مامور کیا۔ اور یہ کوئی قابل اعتراض نہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

درخواست ہائے دعا

مکرم میاں اللہ بخش صاحب ٹھیکیدار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ ایک لمبے عرصہ سے مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہیں (۲) کیپٹن محمد اسمعیل صاحب بھاگلپوری مری کی اہلیہ عرصہ سے بخار اور دیگر عوارض سے بیمار ہو کر مری کے ملٹری ہسپتال میں زیر علاج رہیں۔ اب ان کو راولپنڈی کے ملٹری ہسپتال میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار جاتا رہا ہے۔ لیکن دیگر بیماریوں میں افاقہ بہت کم نظر آتا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ بیماروں کی صحتیابی اور مشکلات میں پھنسے ہوئے احباب کی فراخ حالی اور مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

میٹرک پاس واقف زندگی طلبہ توجہ فرمائیں

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ لہٰذا ایسے طلباء جنہوں نے خود زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ یا ان کے والدین نے انہیں وقف کیا ہوا ہے یا وہ اب وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ فوری طور پر مندرجہ ذیل امور سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے مستقبل کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں تحریک جدید کے ماتحت پروگرام مرتب کیا جائے۔ چند دنوں کے بعد طلباء کو انٹرویو اور ڈاکٹری معائنہ کے لئے ربوہ بلایا جائے گا۔

(۱) نام (۲) والد کا نام (۳) پتہ (۴) مضامین کیا تھے۔ سائنس یا آرٹس (۵) نمبر حاصل کردہ (۶) ان کے والدین کا ان کے متعلق آئندہ پروگرام وغیرہ

(نائب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

شعائر اللہ کی خدمت و حفاظت کا ایک خاص موقعہ

روحانی جماعت کے افراد خدمت دین کے ہر موقعہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے قربانی کے میدان میں بشاشت ایمان کے ساتھ قدم آگے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ دنیا دار لوگوں کے نزدیک جو کام ایک مصیبت اور موت ہوتی ہے۔ حقیقی مومن اس میں ایک لذت اور روحانی بالیدگی محسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہوتے ہیں کہ ہماری جانیں اور ہمارے مال ہماری ذاتی ملکیت نہیں ہیں بلکہ ہمارا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اور اس کی رضاء کے لئے اس کا استعمال کرنا ہی دراصل امانت کا صحیح مصرف ہے۔

گذشتہ زمانوں کی روحانی جماعتوں کی طرح جماعت احمدیہ کی ساٹھ سالہ تاریخ بھی اس امر کی شاہد ہے۔ اور مخلصین جماعت مشکلات کے پہاڑوں کو گرد راہ سمجھتے ہوئے منزل کی طرف اس رنگ میں آگے قدم بڑھا رہے ہیں کہ مخالفین بھی اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں قربانی کے انہیں مواقع میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمیں میسر آتے ہیں موجودہ دور میں چندہ خاص برائے تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ قادیان کی تحریک بھی ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور شعائر اللہ کی خدمت و حفاظت کے اس تاریخی موقعہ سے فائدہ اٹھانا ہر سچے احمدی کا فرض ہے۔

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد گذشتہ دو ماہ سے متعدد بار اس تحریک کا اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور جماعتوں کو انفرادی طور پر بھی اس تحریک کے لئے یاد دہانیاں ارسال کی جا چکی ہیں۔ لہٰذا جن دوستوں نے ابھی تک اس تحریک میں حصہ نہ لیا ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بلا مزید تاخیر اپنے وعدہ جات نظارت بیت المال قادیان میں ارسال کر دیں۔ اور جو دوست اپنے وعدے بھجوا چکے ہوں۔ ان کا فرض ہے کہ جلد اپنے وعدوں کی سو فی صدی ادائیگی کی فکر کریں۔ تا تعمیر چار دیواری کا کام جلد شروع کیا جا سکے سیکرٹریان مال اور دیگر عہدہ داران جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ وہ جماعت کے ہر فرد کو اس تحریک میں شامل کریں۔ تا کوئی دوست خدمت دین کے اس نادر موقعہ سے محروم نہ رہے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

امریکی سفیر ڈاکٹر مصدق کی رائے بدلنے میں ناکام رہے

تودہ پارٹی کا برطانی سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ

طہران ۳۰ مئی - کل امریکی سفیر مسٹر گریڈی کے دیئے ہوئے لنچ پر ساڑھے تین گھنٹوں کی گفتگو کے بعد بھی ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کی یہ رائے نہ بدلی جا سکی کہ تیل اب قومی ملکیت قرار پا چکی ہے۔ اور اس پر صرف عملدرآمد باقی رہ گیا ہے۔

لنچ پر صرف امریکی اور برطانوی سفرا اور ایک ترجمان موجود تھے اور باہر سفارت خانہ کے باغ میں ایرانی سپاہیوں کا ایک دستہ گشت کر رہا تھا۔

ڈاکٹر مصدق سے اپنی اس پانچویں ملاقات کے دوران میں مسٹر گریڈی نے کمپنی کے تعاون کے بغیر تیل پر قبضہ کی مشکلات کی وضاحت کی اور اس امر پر دوبارہ زور دیا کہ تیل کے ماہرین کی دستیابی بہت دشوار ہے نیز یہ کہ اگر برطانوی رخصت ہو گئے۔ تو امریکہ سے بھی کھلی امداد کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

کل اس روغنی ڈرامہ کے سلسلہ میں ایک اور نمایاں واقعہ تیل کی کمپنی کے خلاف تودہ پارٹی کا مظاہرہ تھا۔ چالیس ہزار مظاہرین نے تیل کی ۲۰ فٹ بلند ایک مشین کا نمونہ بنا کر اس پر ایرانی جھنڈا لگایا ہوا تھا اور اسے ساتھ لے کر طہران کی سڑکوں کا گشت کیا۔ (اسٹار)

ایران نے اسرائیل کو برآمد روک دی

بغداد ۳۰ مئی - اس وقت یہاں عراق اور ایرانی حکومتوں کے درمیان دونوں ممالک میں سامان کی باہمی درآمد و برآمد کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ایران نے اس کا وعدہ کیا ہے کہ وہ کوئی عراقی سامان دوبارہ اسرائیل کو برآمد نہیں کرے گا۔ اور اس کا اعادہ کیا ہے کہ اسرائیل سے اس کے کسی طرح کے تجارتی تعلقات نہیں ہیں (اسٹار)

امدادی ایجنسی نے مختلف منصوبوں پر عملدرآمد شروع کر دیا

عمان ۳۰ مئی - اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی نے بیان کیا ہے کہ پناہ گزینوں کو روزگار مہیا کرنے کے لیئے اس نے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے سرمایہ فراہم کرنا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ رفتہ رفتہ پناہ گزین اپنے سابقہ پیشے اختیار کر سکیں۔ اسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایجنسی کوآپریٹو منصوبوں کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ اور اس نے سیمنٹ تیار کرنے کی ایک سکیم اور بعض پناہ گزین گھرانوں کے لیئے شہد کی مکھی پالنے کا کام شروع کر دیا ہے۔ (اسٹار)

شام میں عام فوجی تربیت

دمشق ۳۰ مئی - یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ حکومت جلد ہی تمام تندرست شامیوں کی عام فوجی تربیت کے متعلق ایک سکیم کا اعلان کرنے والی ہے۔ اس کے علاوہ ملک کو اقتصادی اور فوجی اعتبار سے تیار رکھنے کے لئے متعدد دوسری تدابیر بھی اختیار کی جائیں گی۔ کہا جاتا ہے کہ اسلحوں کے بانڈ جاری کرنے کا سوال بھی زیر غور ہے۔ (اسٹار)

بین الاقوامی بنک نے عراقی منصوبوں کا مطالعہ مکمل کر لیا

بغداد ۳۰ مئی - یہاں معلوم ہوا ہے کہ تعمیر جدید کے بین الاقوامی بنک کے مشن نے عراق میں پورے کئے جانے والے منصوبوں کا مطالعہ مکمل کر لیا ہے۔ اور وہ عنقریب اپنی رپورٹ عراقی حکومت کو پیش کرنے والا ہے۔ مشن کے قائد یہاں سے امریکہ روانہ ہو گئے ہیں (اسٹار)

صوبہ بہار میں شدید قحط کا خطرہ لاحق ہے

۲۰۰ سے زیادہ آدمی فاقہ سے مر گئے

نئی دہلی ۳۰ مئی - ہندکسان پنچائت کے جنرل سیکرٹری مسٹر رام ٹنڈن نے ابھی بہار کا وسیع دورہ مکمل کرنے کے بعد یہاں بتایا کہ بہار میں صورت حال اب تک نازک ہے۔ انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں بتایا کہ صوبہ میں ایک کروڑ آدمیوں کو فاقہ کشی کا خطرہ لاحق ہے۔ اکثر مقامات پر غلہ موجود ہے۔ لیکن لوگوں کے پاس غلہ خریدنے کے لئے پیسہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو یا تو ان لوگوں کے لئے روزگار مہیا کرنا ہو گا۔ تاکہ وہ غلہ خرید سکیں۔ یا انہیں غلہ مفت تقسیم کرنا ہو گا۔

جنرل سیکرٹری مسٹر ٹنڈن کا اندازہ ہے کہ موجودہ موسم میں بہار میں فاقہ کشی سے ۲۰۰ سے زیادہ اموات ہوئی ہیں۔ فاقہ کشی سے بیک وقت بڑی تعداد میں اموات کا تو اب خطرہ نہیں ہے لیکن آدمیوں کی بڑھتی تعداد آہستہ آہستہ موت کا شکار ہو رہی ہے (اسٹار)

غذا کی عالمی بہم رسانی کے ایک خطرہ کا مقابلہ

لندن کی کانفرنس میں مشرق وسطی کے سائنسدانوں کی شرکت

لندن ۳۰ مئی - برطانیہ میں اس موسم گرما میں امراض اور جراثیم کی وجہ سے فصلوں کو جو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور جو غذاؤں کی عالمی بہم رسانی کو متاثر کر رہا ہے۔ اس پر غور کرنے کے لیئے ایک کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں دنیا کے ممتاز زرعی سائنسدان شرکت کر رہے ہیں، اور ان ۱۰۰ شرکا میں مصری سائنسدان بھی ہوں گے۔

شرکت کے دعوت نامے مشرق وسطی کے دوسرے ممالک کو بھی روانہ کیئے گئے ہیں جن میں عراق - سوڈان - ترکیہ اور پاکستان بھی شامل ہیں۔ یہ سہ روزہ کانفرنس ۲۶ جون کو شروع ہو گی۔ اس سے پہلے ایسی ہی کانفرنس حال ہی میں پیرس میں بھی ہو چکی ہے لیکن اس میں صرف یورپی ممالک کے نمائندے شامل تھے۔ اس بین الاقوامی اجتماع کا انتظام برطانوی وزارت زراعت کر رہی ہے۔

یہ کانفرنس ہیلمنیر (سرے) کے فہرست تحقیقاتی مرکز میں منعقد ہو گی۔ اور اس کا افتتاح رو تھمسٹد تحقیقاتی مرکز کے سابق صدر اور اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کی زرعی سب کمیٹی کے صدر سر جان رسل کریں گے۔ (اسٹار)

جاپان کے خلاف اقوام متحدہ کی شکایت

ٹوکیو ۳۰ مئی - ٹوکیو میں متعین اقوام متحدہ کا مشن نیویارک سے ریڈیو کا اپنا سلسلہ قائم کرنا چاہتا تھا۔ اور اب وہ حفاظتی کونسل سے احتجاج کرنے والا ہے کہ جاپان نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ان کا کہنا ہے کہ خاص حفاظتی وجوہ کی بناء پر ان کا اپنا وائرلیس ہونا ضروری ہے (اسٹار)

عورتیں مزید اجرت کا مطالبہ کر رہی ہیں

لندن ۳۰ مئی - برطانیہ کی خاتون سول ملازمین جن کی تعداد ۲,۵۰,۰۰۰ ہے۔ وزیر خزانہ کے جواب کی منتظر ہیں۔ انہیں امید ہے کہ انہوں نے مردوں کے مساوی اجرت کا جو مطالبہ کیا ہے۔ وہ منظور ہو جائے گا۔ ان کے منصوبہ پر پہلے سال میں دس لاکھ پاؤنڈ صرف ہوں گے۔ اور ۱۹۶۹ء تک یہ اخراجات ۷۰ لاکھ پونڈ ہو جائیں گے (اسٹار)

اردن امریکہ سے گوشت خرید رہا ہے

عمان ۳۰ مئی - اردن کی حکومت نے گرانی کے مقابلہ کے لیئے امریکہ سے ۵۰۰ ٹن گوشت خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جسے محفوظ رکھا جائے گا۔ (اسٹار)

فوٹو اتارنے والے طیارے

لندن ۳۰ مئی - برطانوی فضائیہ کے نئے فوٹو لینے والے جیٹ طیارے کی تفصیلات اب معلوم ہوئی ہیں ان میں سے ایک میٹیور ایف آر ۹ نیچی سطح پر جا کر بسرعت تصویر اتارتا ہے۔ اور اس میں لڑاکا طیارے کے معیاری اسلحہ لگائے گئے ہیں۔

دوسرا طیارہ میٹیور پی آر ۱۰ تصویریں لینے کا بہت کام ہو وہ بلندی سے انجام دے گا۔ اس میں کوئی توپ نہیں لگائی گئی۔ یہ دونوں طیارے دیکھنے میں میٹیور لڑاکا طیارے جیسے معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن مختلف زاویوں سے تصویریں لینے کے لئے متعدد کھڑکیاں بنائی گئی ہیں (اسٹار)

۳۵واں اپریشن

لندن ۳۰ مئی - ایک آدمی کے جسم کی تمام بڑی ہڈیاں ایک کے سوا اس وقت ٹوٹ گئیں تھیں جبکہ پانچ سال ہوئے سوئیزرلینڈ میں اپنے ذاتی طیارے سے گر پڑا تھا۔ اب اس آدمی کا ۳۵واں اپریشن ہونے والا ہے۔ یہ آدمی برطانیہ میں علاج کے لئے ۲۷ ویں دفعہ پرواز کر کے آیا ہے۔ یہ آدمی جسے اس قدر زخم آئے یہ برطانوی باشندہ ہے۔ اور اس کی عمر ۶۰ سال ہے۔ حادثہ کے بعد ۱۹۴۶ء میں اسے بالکل پلاسٹر میں منڈھ کر برطانیہ لایا گیا تھا۔ اس اپریشن پر اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ یہ میرا آخری اپریشن ہو گا (اسٹار)